ارمغانِ
مدینہ
علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
چشتی کتب خانہ فیصل آباد

دلآویز اور فرحت بیز نعتوں کا ایسا گلدستہ
جس میں مدینہ کی راحت خیز خوشبوئیں رچی ہوئی ہیں

# ارمغانِ مدینہ

بانیٔ شہرِ نعت، نائبِ حسان
حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

| | |
|---|---|
| نام کتاب | ارمغانِ مدینہ |
| موضوع | اُردو پنجابی نعتیہ کلام |
| مصنف | علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ |
| پہلی بار | جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ |
| ساتویں بار | ۱۹۹۷ء |
| انٹرنیٹ ایڈیشن | ستمبر 2016ء |
| کمپوزنگ | چشتی کمپوزرز |

پیشکش

صائم چشتی ریسرچ سینٹر

رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد نزد ملت کالج فیصل آباد
email.chishtikutabkhana@gmail.com

# انتساب

بصد احترام و ادب

دیارِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی ضیاء پاشیوں کے نام

ناچیز و حقیر

ذرۂ کمترین

صائم چشتی

۱۹ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

# تعارف مصنّف

## مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہرنعت

## حضرت علامہ صائم چشتی علیہ رحمۃ اللہ

از:۔محترم جناب نورالزماں نوری فاضل منہاج القرآن یونیورسٹی

حضرت علامہ صائم چشتی اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب، محقق اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم وادب کے فروغ و اشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعران کے شاگرد رہے ہیں۔

## ولادت

علامہ صائم چشتی کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ''گنڈی ونڈ'' میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

1

# تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی ۔آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی ،آپ کی سکول کی تعلیم لوئر مڈل سے آگے نہ جا سکی۔

# دینی تعلیم

علامہ صائم چشتی نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف ونحو پڑھتے ہوئے کیا۔موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کر لیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970ء میں دستارِ فضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

# سلسلہ چشتیہ میں بیعت

1948ء میں آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت

پیر سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت ہو کر خلافت و اجازت سے نوازے گئے اور اس وقت سے چشتی کی نسبت آپ کے نام کے حصہ کے طور پر معروف ہوگئی۔اس کے علاوہ آپ نے حضرت بابا جی محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر سید علی حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف اور سیال شریف سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔

## قیامِ پاکستان کے بعد ضلع شیخوپورہ قیام

ضلع شیخوپورہ میں مانانوالہ کے قریب ایک ''رسولپور لکی'' ہے اسے رسولپور جٹاں بھی کہا جاتا ہے۔اس میں قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے کچھ رشتہ دار قیام پذیر تھے۔آپ کے والد گرامی بھی اس گاؤں میں تجارت کے سلسلہ میں آتے رہتے تھے، ہجرت کے بعد آپ بھی رسولپور جٹاں میں قیام پذیر ہوگئے۔

## شیخوپورہ سے فیصل آباد منتقلی

علامہ صائم چشتی قیام پاکستان کے بعد رسولپور لکی میں رہتے تھے، وہاں سے کاروبار کے سلسلہ فیصل آباد آنا جانا رہتا تھا، 1953ء میں فیصل آباد میں اپنے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ مل کر کارخانہ بازار میں سوپ میٹریل کا کاروبار شروع کیا اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی پھر 1955ء میں کتابوں کے اشاعتی کاروبار سے منسلک ہوگئے اس کاروبار میں ترقی ہوئی اس طرح 1955ء میں آپ کا سارا خاندان رسولپور جٹاں (شیخوپورہ) سے فیصل آباد منتقل ہوگیا۔یہاں پھر 1964ء میں جامعہ

رضویہ کے باہر ارشد مارکیٹ میں چشتی کتب خانہ قائم کیا جواب تک علم وادب اور مذہب وملت کی اشاعتی خدمات انجام دے رہا ہے۔

## شاعری میں مقام

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جانے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول و معروف ہوگیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

ایک دفعہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں کثیر علماء موجود تھے وہاں محمد علی ملتانی نے اآپ کی لکھی ہوئی یہ نعت پڑھی۔

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

اس نعت پر علماء نے بڑی داد دی ماہنامہ ''رضوان'' لاہور اور ''ماہ طیبہ'' کوٹلی لوہاراں نے یہ نعت شائع کی علماء کرام نے بہت شفقت کی بالخصوص فقیہہ عصر عاشق رسول حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلۂ العالی نے اس نعت شریف کی مقبولیت کی وجہ سے آپ کی دعوت کی۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1960ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہو سکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

## آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاعروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور

ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے ،،[1]

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آ کر نعت پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کرڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نوآموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہرنعت بنانے میں آپ اور آپ کے دست راست حافظ محمد حسین حافظ کا بہت بڑا کردار ہے۔

شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں ۔☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆ الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبد الستار نیازی ☆ جناب سید ناصر حسین چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق

احمد مشتاق ٹوبہ ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد ☆ محمد رمضان راشد ☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

## تصنیفی و تحقیقی خدمات

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک شاعر ہی نہ تھے بلکہ اردو اور پنجابی زبان کے نامور ادیب، جید عالم اور محقق تھے انہوں نے کئی موضوعات پر تحقیقاتی کتب لکھیں کئی عربی اور فارسی کتب کے تراجم کئے خاص طور پر تفسیر، حدیث تصوف اور عربی منظور کتب کے اردو میں تراجم کر کے اردو دان طبقہ کے لئے بڑا احسان کیا۔

آپ کی کتب کی تعداد 400 کے لگ بھگ ہے آخر میں چند اہم کتب اور تراجم کے نام لکھے جائیں گے آپ نے بے شمار علمی و ادبی موضوعات پر تنِ تنہا بے سروسامانی کے عالم میں کسی سرکار گرانٹ کے بغیر انتہائی تحقیقی کام کیا جو انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے خاص طور پر تفسیر کبیر اور تفسیر ابن عربی کا ترجمہ، ایمانِ ابی طالب، مشکل کشا، شہید ابن شہید، گیارہویں شریف اور دیوان حضرت ابوطالب کا ترجمہ قابل ذکر ہے۔

جب آپ نے اپنی کتاب ایمانِ ابی طالب لکھی تو بڑے بڑے علماء کو ورطۂ حیرت

میں ڈال دیا تنگ نظروں نے پر تنقید کرتے ہوئے رفض کی پھبتی بھی کسی۔ آپ ؒ نے ان کی پراہ نہ کرتے ہوئے امام شافعی کے اس قول کے مطابق اعلان کرتے ہوئے اہل بیت کی محبت میں اپنا تحقیقی سفر جاری رکھا۔ اگر اہل بیت کی محبت رفض ہے تو دنیا بھر کے جنوں اور انسانو گواہ ہو جاؤ سب سے بڑا رافضی میں ہوں۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک وسیع ذاتی کتب خانہ تھا جس میں کم و بیش ایک لاکھ کے لگ بھگ مختلف عنوانات پر مختلف زبانوں میں کتب موجود ہیں یہ کتب خانہ محققین اور طلباء کے لئے کھلا رہتا۔

## سماجی و رفاحی خدمات

آپ نے تصنیف و تحقیق اور شعر گوئی کے ساتھ ساتھ سماجی، تعلیمی اور رفاحی امور میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔

1 آپ نے اپنے رہائشی محلہ رحمت ٹاؤن نزد غلام محمد آباد میں ایک عظیم الشان ''مسجد سیدنا حیدر کرار'' کی بنیاد رکھی اس مسجد کی تعمیر میں خود بھی حصہ لیا اور ''شبِ وصال'' نماز عشاء تک مسجد کے تعمیری امور میں مصروف رہے۔

2 آپ نے گھر کے قریب ملت کالج کے احاطہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔

3 عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسہ گلشن زہراء کی بنیاد رکھی،

4 فیصل آباد میں نعت خوانوں کی علمی اور فنی اصلاحی اور تربیت کے لئے ''حسان

نعت کالج'' قائم کیا جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے پروگرام ہوتے ہیں آپ کی 2000 صفحات پر مشتمل نعتیہ کتاب ''ن والقلم'' زیرِ طبع ہے یہ نعت کے میدان میں آپ کی بے مثال خدمت ہوگی۔

5 آپ نے قوم کی بچیوں کے اندر نعت کا ذوق پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے کے لئے حسان نعت کالج برائے طالبات بھی قائم کیا۔

6 ایک لاکھ سے زائد کتب پر مشتمل آپ نے ''چشتیہ لائبریری'' قائم کی جہاں سے بڑے بڑے نامور علماء اور سکالر اپنے مقالات اور کتب کی تکمیل کے لئے استفادہ کرتے ہیں۔

7 آپ نے لوگوں کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے ''چشتیہ روحانی شفا خانہ'' قائم کیا اتوار کے روز دور دراز سے لوگ آپ کی رہائش پر آتے اور جسمانی وروحانی مسائل بتاتے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ ان کی رہنمائی کرتے۔

8 چشتیہ آڈیو۔ ویڈیو لائبریری میں جید علماء کرام کی اڈیو اور ویڈیو کیسٹیں موجود ہیں اور ان میں سے کئی علماء کی تقریروں کو صفحہ قرطاس پر بھی محفوظ کر کے افادہ عام کے لئے چشتی کتب خانہ کی طرف سے شائع کر دیا گیا ہے۔

9 آپ نے کئی سال قبل جس چشتی کتب خانہ کا اجراء کیا تھا اب تک ہزاروں اسلامی کتب شائع کر چکا ہے۔

علاقہ کے طلباء کو قرآن حکیم ناظرہ اور حفظ کی دولتِ لازوال سے بہرہ ور کرنے

کے لئے آپ نے ''دار العلوم حیدریہ چشتیہ رضویہ فیصل آباد'' کا قیام فرمایا اس میں طلباء قرآن حکیم کی سرمدی دولت سے اپنے سینوں کو منور کر رہے ہیں۔

## وصالِ پاک

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء میں (1420ھ) کو رات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی۔

## اولاد

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1 صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

2 صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی

3 صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

آپ کی اولاد کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

# عرس مبارک

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔ مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ محفلِ سماع، نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں۔

# تصنیفات و تحقیقات اور تراجم

## (ا) تراجم

آپ کے تراجم میں سے چند نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ترجمہ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو ترجمہ {5 جلد}

2۔ ترجمہ تفسیر ابن عربی از ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو {5 جلد}

3۔ ترجمہ تفسیر خازن امام خازن بغدادی، عربی سے اردو {2 جلد}

4۔ ترجمہ خصائص نسائی از امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ روضۃ الشہداء فارسی سے اردو ترجمہ {2 جلد}

6۔ والدین مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عربی سے اردو

1

7۔ فتوحات مکیہ، عربی سے اردو {3 جلد}

8۔ انتخاب خطبات حضرت علی رضی اللہ عنہ {اردو ترجمہ و شرح}

9۔ ترجمہ دیوان حضرت ابو طالب، عربی سے اردو

10۔ ترجمہ قصیدہ امینیہ عربی سے اردو (2 جلد)

## (ب) تصانیف و تالیفات

آپ کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں۔

1۔ مشکل کشاء {سیرت حضرت علی رضی اللہ عنہ، 4 جلد

2۔ البتول {سیرت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا}

3۔ خاتون سیرت {منظوم سیرت سیدہ کائنات}

4۔ ابو بکر قرآن کی روشنی میں ''الصدیق''

5۔ ایمان ابی طالب {تحقیقی کتاب} 2 جلد

6۔ گیارہویں شریف

7۔ من دون اللہ کون ہیں۔

8۔ شہید ابن شہید 3 جلد

9۔ المدد یا رسول اللہ

10۔ خطبات چشتیہ 12 جلدیں {چار جلدیں مطبوعہ باقی غیر مطبوعہ} حلفاء

راشدین، آئمہ اہل بیت اور متعدد اولیاء کرام کی سیرت اور حیات و خدمات[1] نظم و نثر میں لکھی کچھ مطبوعہ میں اور کچھ غیر مطبوعہ۔

# (ج) کتب نعت

1۔ نوائے صائم چار جلدیں (اردو پنجابی)

2۔ نور دا ظہور (اردو، پنجابی) 3۔ میخانہ (اردو، پنجابی)

4۔ رحمت دا خزانہ (پنجابی) 5۔ رحمت دے خزینے (اردو پنجابی)

6۔ محفل نعت (اردو پنجابی) 7۔ ارمغانِ مدینہ {اردو پنجابی)

8۔ بلے او توحید دیو وڈیو پچاریو (اردو پنجابی)

9۔ مدینے دے پھل {پنجابی} 10۔ مدینے دیاں کلیاں (پنجابی)

''ن والقلم'' کے نام سے اردو نعت کا بہت بڑا مجموعہ زیر طبع تھے۔

# نعت کا سلیس روّیہ

## فیصل آباد کی سرزمین میں جناب علامہ صائمؔ چشتی فروغِ نعت کے سلسلہ میں سرخیل کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

## تحریر: نادر جاجوی

نعت گوئی عقیدت کا ایک حَسین پیرایہ ہے۔ جس میں مختلف زبانوں کا گراں قدر سرمایہ موجود ہے۔ نعت کی تاریخ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت پاک سے شروع ہوئی ہے۔ جب سے اب تک اِس کے اظہار میں دو مشہور روّیے دیکھنے سُننے میں آرہے ہیں۔ ایک اسلوب کا مشکل رویہ اور دوسرا آسان۔

مؤخر الذکر طریقِ اظہار کو سلیس روّیہ کہیں گے۔ اِس میں مضامین کو آسان تر لفظوں میں ڈھالنا ہوتا ہے، تاکہ عامۃ الناس مطالبِ نعت کو کماحقہٗ سمجھ سکیں۔ اظہار کا یہ رویہ بہت پُراثر اور مؤثر سمجھا جاتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جتنا آسان اور عام فہم شعر ہوگا اتنا ہی جذبات کے قریب تر

ہوگا۔ نیز اِس کی تفہیم میں ایک لطف اور گہرا کیف بھی موجود ہوگا۔ [1]

نعت ۔۔۔۔۔۔ با قاعدہ ادب کا ایک بیش بہا حصّہ ہے۔ اِس کے بے پناہ مثالیں دُنیا کے ادب میں کسی نہ کسی طرح فروزاں ہیں۔ اگرچہ اِس کے علمی فروغ کے لیے زیادہ کوششیں نہیں ہوئیں، تاہم برّصغیر میں اِس موضوع پر ایمان افروز کتابوں کی کمی نہیں۔

اِس روّیہ کے نعت گو شاعروں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کو عقیدہ کی اساس بنا کر ایمان کو بلا شک وریب تقویت بخشی۔ یوں تو قیامِ پاکستان کے بعد ہمارے یہاں تقریباً تمام شہروں میں نعت کو ایک خاص سمت میں فروغ حاصل ہوا، مگر خاص طور پر فیصل آباد میں نعت گو شاعروں نے سلیس روّیہ کی ترویج میں بڑا حصّہ لیا۔ جناب الفت وارثی نے پنجابی بزمِ ادب کے ہفتہ وار مشاعروں کو نکھار بخشا۔ آج جب کہ یہ نعت کا دَور ہے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق اِس وقت پاکستان میں ہر روز سلیس روّیہ کی ڈیڑھ دو سو خوبصورت نعتیں لکھی جاتی ہیں۔

فیصل آباد کی سرزمین میں جناب صائم چشتی فروغِ نعت کے سلسلہ میں سرخیل کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ وہ اِس المیہ سے بھی بے نیاز ہیں کہ نعت کے آسان یا سلیس روّیہ کے ساتھ ناقدین نے کوئی اچھا سلوک نہیں کیا۔

الحاج صائم چشتی ہمارے ملک کے نامور نعت گو شاعر ہیں۔ آپ اُردو اور

پنجابی دونوں زبانوں میں نعت کہتے ہیں۔اور بنیادی طور پر اُنہیں نعت گو شاعر کہلوانے میں بجا طور پر فخر بھی ہے۔

آپ کے کلام میں حمد، نعت، قصیدہ، خمسہ، مناقب، فردیات، رباعیات، قطعات اور مسلسل نظمیں جا بجا ملتی ہیں۔ پنجاب کے علاوہ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بھی اِن کی نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اِن کے ہاں فن کے ساتھ ساتھ اظہارِ جذبات کی بے ساختگی ملتی ہے۔ واسطہ، التجا، آرزو، کرم، عطا، کم مائیگی اور دستگیری کے علاوہ مہجوری اور استمداد کا واضح پہلو ان کی شاعری کا ایک جمیل حصّہ ہے۔آپ کو تمام اصنافِ سُخن پر پوری قدرت حاصل ہے۔تخلیق نعت کے موقع پر وہ عقیدت اور محبت کو شعر کے سراپا میں شیشہ بند کرتے ہیں، فرماتے ہیں۔

؎ زندگی آگئی ، رونقیں آگئیں ، باغِ عالم پہ تازہ شباب آگیا
زُلفِ والّیل کا دائرہ کھینچ کر ، شب کے پچھلے پہر آفتاب آگیا

؎ صائم کمالِ ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

پنجابی زبان میں آپ نے بہت خوبصورت نعتیں لکھی ہیں۔آپ کے چوبرگے بہت زوردار ہوتے ہیں، پڑھنے کا انداز اس پر مستزاد ہے۔

نثر کی بے شمار بلند پایہ کتابوں کے علاوہ آپ کے نعتیہ مجموعوں کی تعداد قریباً تیس ہے جن میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں۔

نوائے صائم (چار جلدیں) صائم دے دوہڑے، بہاراں مسکراپیاں، نظارے، محمد کا در چھوڑ کر جانے والو، پھل تے کنڈے، رُوح کائنات، حسن کائنات، جانِ کائنات، خنک شہرے۔

روزنامہ جنگ

۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء

# حمد

اَے خُدائے لَم یَزَلْ رَبِّ جہاں
اَے رحیم و اَے کریم و مہرباں
کیا کروں میں حالِ دِل تُجھ سے بیاں
تُجھ پہ ظاہر ہیں مِری بیچینیاں

یا خدا سُن لے مِرے دِل کی صدا
رحم کر بہرِ محمد مصطفیٰ

گردشِ حالات کا مارا ہوا
زندگی کی دوڑ میں ہارا ہوا
غمزدہ ، بیکار دُھتکارا ہوا
جب نہ کوئی بھی کہیں چارا ہوا

آ گِرا ہوں تیرے دَر پر یا خُدا
رحم کر بہرِ محمد مصطفیٰ

1

اَے خُدا اَے خالقِ اَرض و سماء
کھول دے مُجھ پر دَرِ لُطف و عطا
مجھ کو ہے آلام نے گھیرا ہوا
مجھ کو دامانِ کرم میں لے چُھپا

کون ہے میرا بھلا تیرے سِوا
رحم کر بہرِ محمد مصطفیٰ

تیرے قبضے میں ہیں یاربّ بحر و بَر
جب کہ میری آرزو ہے مختصر
جی رہا ہوں اب تلک اِس آس پر
ہوگی مجھ پر ایک دِن تیری نظر

گرچہ صآئم ہے زمانے سے بُرا
رحم کر بہرِ محمد مصطفیٰ

# بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وہی دو جہاں کا ہے آسرا
وہی ہر نظر کا سرور ہے
وُہی چشمِ موسیٰ کی آرزو
وہی طُور ہے وہی نُور ہے

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

کبھی عرش پر کبھی فرش پر
کبھی پھر زمیں سے ہیں عرش پر
کبھی تر لہو سے ہیں ایڑیاں
کبھی لامکاں بھی ہے رہگذر

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وہی اِبتداء وہی اِنتہاء
وہی والقمر وہی والضّحیٰ
کبھی رو رہے ہیں وہ غار میں
کبھی اُذْنُ منّی کی ہے صدا

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وہی ہر چمن کی بہار ہے
وہی ہر نظر کا قرار ہے
وہی انبیاء کا اِمام ہے
وہی مُرسلوں کا وقار ہے

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وہی ہے مہک وہی روشنی
وُہی مصطفی وہی ھاشمی
وہی خضرِ راہِ حیات ہے
وہی زندگی کی ہے زندگی

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

کبھی آمنہ کی ہے گود میں
کبھی بکریاں ہے چرا رہا
کبھی چاند کو ہے اُتارتا
کبھی عرش کو ہے سجا رہا

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وہی حسن حُسنِ قدیم ہے
وہی نور نورِ عظیم ہے
وہی ماہِ کنعاں کی ہے ضیاء
وہی آرزوئے کلیم ہے

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وہی چاند ہے وہی پھُول ہے
وہی انبیاء کا رسول ہے
وہی سب کا صاؔئم ہے آسرا
وہی سب کی اصلِ اُصول ہے

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

# تضمین بر مصرعہ

## ''سُلطانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''

محبوبِ مَا محمد جانانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
سُلطانِ ہر دو عالم سُلطانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حُسنِ جَناں محمد جانِ جہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
عکسِ جمالِ قُدرت شاہِ زماں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
دَر ہر مکاں محمد در لامکاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نورِ عیاں محمد سِرِّ نہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قُرآنِ ما محمد فُرقانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
سُلطانِ ہر دو عالم سُلطانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طلعت فشانِ عالم شمس الضّحیٰ محمد ﷺ
رُوحِ روانِ عالم صدر العُلیٰ محمد ﷺ
واللّیل گیسوئے اُو بدر الدُّجیٰ محمد ﷺ
درمانِ دردِ عصیاں کہف الوریٰ محمد ﷺ

در قلبِ ما محمد در جانِ ما محمد ﷺ
سُلطانِ ہر دو عالم سُلطانِ ما محمد ﷺ

نورِ خُدائے اکبر مہرِ مبیں محمد ﷺ
شُد مرکزِ محبت بنیانِ دیں محمد ﷺ
در قلبِ عاشقاں رَا مسند نشیں محمد ﷺ
شُد عاصیانِ اُمّت حِصنِ حَصیں محمد ﷺ

اِسلام ما محمد اِیمان ما محمد ﷺ
سُلطانِ ہر دو عالم سُلطانِ ما محمد ﷺ

1

محبوبِ اَصفیاء اُو محبوبِ کِبریا اُو
وجہِ ظہورِ عالم مقصودِ اَنبیاء اُو
یٰسین و مجتبیٰ شُد مختار و مصطفیٰ اُو
وصفت بیاں چہ کردم از عقل ماوریٰ اُو

دَر چشمِ ما محمد چشمانِ ما محمد ﷺ
سُلطانِ ہر دو عالم سُلطانِ ما محمد ﷺ

اُو رحمتِ دو عالم اُو راحتِ جہاں را
شیرینی و حلاوت اِسمش دہد زباں را
زُلفش کُند معطّر فردوسِ را جناں را
چہ حاجتِ بیاں است آں جلوۂ عیاں را

در دردِ ما محمد درمان ما محمد ﷺ
سُلطانِ ہر دو عالم سُلطانِ ما محمد ﷺ

1

من اَز کتابِ محکم نعتش بیان کردم
از نامِ اُو مُصفّٰا قلب و زبان کردم
ذِکرِ رسول اکرم من حرزِ جان کردم
صآئم فدائے جاں را شاہِ جہان کردم

عنوانِ ہر دوعالم عنوانِ ما محمد ﷺ
من بندہ کمترینش سلطان ما محمد ﷺ

# مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آ گئے

ٹھنڈی ، ٹھنڈی ہوا رحمتوں کی چلی
بن کے موجِ کرم مصطفی آ گئے
حل ہونے لگیں خُود بخُود مُشکلیں
سارے عالم کے مُشکل کُشاء آ گئے

آمنہ کا مُقدّر سنوارا گیا
گود میں چاند جِس کی اُتارا گیا
حُورو غِلماں سلامی کو جُھکنے لگے
پڑھتے رِضوان صلِّ علیٰ آ گئے

دونو عالم کی قِسمت بدلنے لگی
نُور میں ساری کونین ڈھلنے لگی
خُوش مقدّر حلیمہ مُبارک تجُھے
گود میں تیری خَیرالوریٰ آگئے

کیف دِل کو نظر کو بصارت مِلی
سب یتیموں ، کنیزوں کی بِگڑی بنی
مِٹ گئیں ظُلمتیں ہو گئی روشنی
وَالقمر آگئے والضحیٰ آ گئے

بن گئی ہے زمیں رشکِ باغِ جناں
سج گئے آسماں کِھل اُٹھے گُلستاں
مانگ لو رحمتیں کھول لو جھولیاں
دینے خیرات حاجت روا آگئے

1

نُور میں ہے زمیں سب نہائی ہوئی
اُن کی آمد پہ پرچم کُشائی ہوئی
مصطفیٰ کی سلامی کی تقریب میں
نعت پڑھتے ہوئے انبیاء آ گئے

آج کوئی بھی صآئم نہ خالی رہے
سب مُرادیں ملیں ہر مصیبت ٹلے
کملی والے کی آمد کا صدقہ ملے
بھیک لینے کو ہم یاخُدا آ گئے

# آقا ہمارے

وہ دیکھو آ گئے آقا ہمارے
سلامی کو جُھکے ہیں چاند تارے

مہک اُٹھی ہوا بھی سب فضا بھی
ہیں شائد آپ نے گیسو سنوارے

وہ جو مانگیں خُدا دیتا ہے اُن کو
خُدا کو کس قدر ہیں وہ پیارے

زمین و آسماں جنت خُدا نے
ہیں سب محبوب کے صدقے اُتارے

1

مجھے خوفِ جہنّم ہو تو کیسے ؟
سمجھتا ہوں میں رحمت کے اِشارے

وسیلے اور بھی لوگوں کے ہوں گے
مِرا جیون ہے بس اُن کے سہارے

کہا طُوفان میں جب یا محمد
سفینہ آ گیا خُود ہی کنارے

جناں میں کہکشاں میں گلستاں میں
رُخِ محبوب کے ہیں سب نظارے

مُبارک عاصیو رحمت کا آنا
مُقدّر بن گئے صآئم تمہارے

# یومِ میلاد ہے

آج محبوب کا یومِ میلاد ہے
دونو عالم سجائے سنوارے گئے
مہک اُٹھا جہاں آ گیا باغباں
باغِ جنت زمیں پر اُتارے گئے

ہوگئی حُسنِ خالق کی جلوہ گری
نُور سے گود ہے آمنہؓ کی بھری
جس کے گھر کی سلامی کو آداب سے
کعبۃ اللہ کے جُھکتے منارے گئے

1

دو جہاں میں حلیمہ کا ثانی کہاں
جس کی جھولی میں آئے تھے دونو جہاں
جس طرف بھی حلیمہ کی ناقہ گئی
ذرّے راہوں کے بنتے ستارے گئے

آج کے روز خوشیاں منائیں گے ہم
گیت شاہِ مدینہ کے گائیں گے ہم
جن کی آمد پہ ہر اِک گُنہگار کو
مغفرت کے لئے مِل سہارے گئے

مہکی مہکی ہوا ہے بکھرنے لگی
زُلفِ محبوب شائد سنورنے لگی
خُوب قِسمت ہماری چمکنے لگی
خُوب بنتے مُقدّر ہمارے گئے

1

لائے تشریف دُنیا میں جب مصطفیٰ
بہرِ اُمت تھا سجدے میں سر جُھک گیا
اُن کے سجدے کی عظمت ہو کیا پُوچھتے
عاصیو دُھل گنہ سب تمُہارے گئے

کیف میں ہے فضا سب ڈھلی جا رہی
غیب سے ہے یہ صآئم صدا آ رہی
ہے خُوشی جِن کو آقا کے مِیلاد کی
آج بخشے وہ سارے کے سارے گئے

# میرے حضور آ گئے

نورِ نگاہِ انبیاء میرے حضور آ گئے
شان و نشانِ کبریاء میرے حضور آ گئے

نِکھرا ہوا ہے رُوئے گُل پھیلی ہوئی ہے بُوئے گُل
بَن کے بہارِ جانفزا میرے حضور آ گئے

عرشِ بریں کی رونقیں فرشِ زمیں پہ آ گئیں
سجدے کو آسماں جُھکا میرے حضور آ گئے

اشکوں سے بھر کے جھولیاں آنکھیں بچھا دو راہ میں
صلِّ علیٰ کی دو صدا میرے حضور آ گئے

چٹکی ہوئی ہے چاندنی پھیلی ہوئی ہے روشنی
دریا رواں ہے نُور کا میرے حضور آ گئے

محفل کو اب سنوار لو دل کا چمن نکھار لو
کردو چراغاں جابجا میرے حضور آ گئے

صآئم کمالِ ذوق سے قلب و نظر کو شوق سے
راہوں میں آج دو بچھا میرے حضور آ گئے

# آپ کے نام پر

پیارا پیارا محمد ﷺ ہے نام آپ کا
دونو عالم فِدا آپ کے نام پر
عشق کی ابتداء آپ کے نام سے
حُسن کی انتہا آپ کے نام پر

عقل سے ماوریٰ ہے مقام آپ کا
آسرا غم کے ماروں کا نام آپ کا
عِزّتیں ،عظمتیں، جنتیں، رحمتیں
حق نے سب کچھ دیا آپ کے نام پر

1

آپ کا نام لے کر اَے جانِ جہاں
بادِ رحمت چلی کِھل اُٹھے گلستاں
رقص میں ہے فضا وجد میں ہے صبا
جُھومتی ہے ہوا آپ کے نام پر

آپ ہی کے لئے بزمِ عالم سجی
آپ ہیں سب زمانے کے داتا سخی
لاج رکھ لیجئے، کچھ نہ کچھ دیجئے
مانگتے ہیں گدا آپ کے نام پر

سر سے مشکل ٹلے آپ کے نام سے
سب کا دامن بھرے آپ کے نام سے
یہ تو تسلیم !رازق ہے سب کا خُدا
پر ہے دیتا خُدا آپ کے نام پر

لاکھ طُوفاں ہوں آمادۂ سرکشی
آندھیاں بھی ہزاروں چلیں زور کی
وہ یقیناً بھنور سے نکل آئے گا
جو سفینہ چلا آپ کے نام پر

آپ کا نام نامِ ہے مُشکل کُشاء
آپ کا نام ہے ہر اَلم کی دَوا
میرا صآئم سلام آپ کی ذات پر
میں نے سب کچھ لیا آپ کے نام پر

1

# کرم کر دو شہ بطحا

کرم کر دو شہِ بطحا غموں نے مار ڈالا ہے
مِرے دِل کے اندھیروں میں تِرے دَم سے اُجالا ہے

تری رحمت کے صدقے جی رہا ہوں شاہِ دوعالم
میں جب گِرنے لگا تیری نوازش نے سنبھالا ہے

گُناہوں کی سیاہی سے مِرا دامن ہے آلُودہ
فقط یہ ناز ہے کہ تو شفاعت کرنے والا ہے

تِرے غم کے سِوا سب غم مِرے محبوب مٹ جائیں
تِرے غم کو تِری یادوں کے صدقے میں نے پالا ہے

ستارے ڈھل رہے ہوں جس طرح شب کی سیاہی میں
مِری پلکوں پہ یُوں پھرتی مِرے اشکوں کی مالا ہے

حقیقت کو تِری انسان سمجھے بھی تو کیا سمجھے
تِرے چہرے کے انواروں پہ انواروں کا ہالہ ہے

مِرے آقا بیاں صآئم سے تیری شان ہو کیسے
تو ہر اُونچے سے اُونچا ہے تو ہر بالا سے بالا ہے

1

# بات آپ کی

ہو رہی ہے بات آپ کی
سج گئی بارات آپ کی

اہلِ عشق جاگتے رہو
بن گئی ہے بات آپ کی

وجد میں فضا جو آ گئی
آگئی ہے ذات آپ کی

نغمۂ درود چھیڑیئے
ہو گئی نجات آپ کی

1

موت نے شکست مان لی
دیکھ کر حیات آپ کی

درج ہیں کلامِ پاک میں
جا بجا صفات آپ کی

ہم پہ خاص ہیں نوازشیں
صائمؔ آج رات آپ کی

1

# سامان نظر آئے

رحمت کے مدینے میں سامان نظر آئے
ہر آنکھ میں اشکوں کے طُوفان نظر آئے

سرکارِ مدینہ کا ہر اِک ہی بھکاری ہے
طیبہ کے گداؤں میں سُلطان نظر آئے

گلیاں ہوں مدینے کی یا باغ مدینے کے
ہر سمت محمد کا فیضان نظر آئے

تفسیر پڑھی جس نے والشّمس کی ہے اُسکو
محبوب کا چہرہ ہی قرآن نظر آئے

ظاہر میں مدینے کے دربان انوکھے ہیں
اُس در پہ فرشتے بھی دربان نظر آئے

ہر ایک کو خُود آقا ہاتھوں سے کھلاتے ہیں
جتنے بھی مدینے میں مہمان نظر آئے

کیا نعتِ محمد کی وُسعت ہو بیاں صآئمؔ
لاکھوں ہی محبت کے عنوان نظر آئے

1

# خدا نہیں ہے

مِرا محمد خُدا نہیں ہے خُدا سے لیکن جُدا نہیں ہے
جواب اُن کا کہاں سے لاؤں جواب اُن کا بنا نہیں ہے

کھڑے ہیں محشر میں میرے آقا عُروسِ رحمت کے بن کے دُلہا
سوائے اُن کے شفاعتوں کا کسی کو سہرا سجا نہیں ہے

ہماری بگڑی بنادے آقا ہمیں کنارے لگادے آقا
ہمارا کوئی بھی کملی والے سہارا تیرے سِوا نہیں ہے

جمیل تُو ہے ، حسین تُو ہے ، خُدا کا نُورِ مُبین تُو ہے
خُدا کی رَحمت سے دُور ہے وہ جو تیرے در کا گدا نہیں ہے

1

جو تیری جھولی میں ہو نہ ڈالا خُدائے اکبر نے شاہِ والا
کوئی بھی ایسا کرم نہیں ہے کوئی بھی ایسی عطا نہیں ہے

ہمارا تقدیر ساز تُو ہے کریم و بندہ نواز تُو ہے
تِرا وہ در ہے جہاں سے خالی گدا کوئی بھی گیا نہیں ہے

خدا کا بندہ وہی ہے صآئم جو بندہ تیرا ہے یا محمد ﷺ
خدا کا بن کر رہے گا کیسے؟ جو تیرا بن کر رہا نہیں ہے

# نعت خوانی کر رہے ہیں

کرم سے جھولیوں کو بھر رہے ہیں
نبی کی نعت خوانی کر رہے ہیں

جہنّم سے بچانا کام اُن کا
تعجّب ہے کہ ہم کیوں ڈر رہے ہیں

اَزل سے اب تلک دِل کے اُفق پر
ہمیشہ آپ جلوہ گر رہے ہیں

ارے دعویٰ ہے اُن سے ہمسری کا
جو ذرّوں کو بناتے زَر رہے ہیں

کہاں ہم! وہ کہاں! ہم ہیں زمیں پر
مگر وہ آسمانوں پر رہے ہیں

زباں پر نام اُن کا ، سامنے وہ
عجب کیفیّتوں میں مر رہے ہیں

کرم اُن کا بیاں کیسے ہو صآئم
خیالوں میں وہی شب بھر رہے ہیں

# کیا کہنا

تِرا جلوہ نگاہوں میں سما جائے تو کیا کہنا
تصوّر میں تِری تصویر آ جائے تو کیا کہنا

بڑی شَے ہے خیالِ گنبدِ خضریٰ میں گُم ہونا
یہ دیوانہ مدینے میں چلا جائے تو کیا کہنا

پیامِ غم درِ محبوب پر جانا بھی کیا کم ہے
مِرے اَشکوں سے تر ہو کر صبا جائے تو کیا کہنا

سنور جانا خیالِ یار سے بھی خُوب ہے لیکن
رہِ محبوب میں اے دِل مِٹا جائے تو کیا کہنا

یہ محفل جس کے ذِکرِ پاک سے رشکِ گُلستاں ہے
وہ خُود محفل اگر اپنی سجا جائے تو کیا کہنا

اُنہیں کے پل رہا ٹکڑوں پہ ہے صآئم جہاں بھی ہے
مگر داتا کی چوکھٹ پر گدا جائے تو کیا کہنا

# کلام دلنواز

اُس کا مقام ماوریٰ، اُس کا کلام دِلنواز
جس نے ہے سب مِٹا دیا شاہ وگدا کا امتیاز

وُسعت پہ سب جہان کی اُن کا کرم محیط ہے
اُن کی صفات و ذات ہیں ہر اک ثنا سے بے نیاز

اُن کے وجودِ پاک سے ہے نوعِ بشر کو ہے شرف
اُن کے نقوشِ پا میں ہے، میرے سجود کا فراز

جانے تھے کس خلوص سے چُومے قدم حضور کے
غیرتِ خُلد ہو گئی ساری اراضیٔ حجاز

سب کی وہ آرزو سنیں سب کی ہی جھولیاں بھریں
اُن کے کرم کا کیا کہوں ، کتنا ہے سلسلہ دراز

شہرِ نبی کا نام ہے میرے خیال کا سُرور
طیبہ کی یاد سے ملا میرے کلام کو گداز

مُعطی ، خُدا ہے بالیقیں، قاسم رسولِ عالمیں
حق نے بنایا آپ کو سارے جہاں کا کارساز

دامن ہے میرے ہاتھ میں آلِ رسولِ پاک کا
بخشش مِری کا بس یہی ، میری نظر میں ہے جواز

صآئم تِرے حبیب کی لایا ہے نعت یاخُدا
ہدیہ مِرا قبول کر ، مولا غریب کو نواز

1

# بڑھ کر سنبھالا

مِرا محبوب ہے سب سے نرالا
کیا کونین میں جِس نے اُجالا

مِرے محبوب نے حُسنِ کرم سے
سِتم کو پیار کے سانچے میں ڈھالا

گرایا ٹھوکروں نے جب بھی مجھ کو
کرم اُن کا بڑھا! بڑھ کر سنبھالا

اُنہی کا نُور ہے شمس و قمر میں
اُجالے کو بھی آقا نے اُجالا

1

وُہی ہیں حامد و محمود و حامد
لقب ہے آپ کا ہی کملی والا

کروں تعریف کیا اُن کی میں صآئم
ہے جن کا نعت گو خُود حق تعالیٰ

# بدرالدّجیٰ محمد

شمس الضحیٰ محمد بدرالدجیٰ محمد
کونین کے ہیں دولہا کہف الوریٰ محمد

ہر قلبِ غمزدہ کی راحت ہے نام اُن کا
ہر دردِ لا دوا کی خود ہیں دوا محمد

دم توڑ غم ہیں دیتے ، مِٹ جاتے ہیں اَلَم سب
کہتے ہیں غم کے مارے جس وقت یا محمد

تخلیقِ دوجہاں کا آغاز بھی وہی ہیں
ہر اِنتہا کی بیشک ، ہیں اِنتہا محمد

"نشرح" ہے اُن کا سینہ والّیل اُن کے گیسو
قرآں کی آیتوں کے ، نور و ضیاء محمد

خلاّقِ دوجہاں کی تعریف ہو گئی ہے
میری زُباں پہ جب بھی ہے آ گیا محمد

صآئمؔ غمِ جہاں سے آزاد ہو گیا ہے
اِس کا تو دوجہاں میں ہیں آسرا محمد

# رنگیں نظارو

بہارو! جانفزا رنگیں نظارو
سلامی مصطفیٰ کی سب گذارو

شبِ معراج آتی تھیں صدائیں
قدم محبوب کے چُومو سِتارو

پُکارا جب اُنہیں طُوفانِ غم میں
نِدا آئی سِمٹ جاؤ کِنارو

دُرُودوں کے لئے ہاتھوں میں گجرے
مُقدّر عاصیو اپنے سنوارو

مصیبت دیکھنا جاتی ہے کیسے
مِرے آقا کی رحمت کو پُکارو

وہیں جلوہ فگن مشکل کشاء ہیں
مدینے کو چلو مُشکل کے مارو

اگر دعویٰ ہے سچا مِثُلُکُم کا
فلک سے چاند کو تم بھی اُتارو

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے نام جن کا
سہارا سب کا ہیں وہ بے سہارا

یہ صائم کیا زمین و آسماں سب
فِدا تم پر مدینے کی بہارو

# جانِ جہاں

ہوا کا اِس طرح جھونکا ابھی عنبر فشاں گذرا
کہ جیسے اِس طرف سے ہو مِرا جانِ جہاں گذرا

سکون و انبساط و کیف و راحت کا خزانہ تھا
جو لمحہ سرورِ عالم کے زیرِ آستاں گذرا

ملائک دم بخود تھے انبیاء حیران تھے سارے
جب آگے عرشِ اعظم سے مکینِ لامکاں گذرا

کسی کے بھی نہ حصّے آسکا اُس کا کوئی حِصّہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے پر ہے جیسے اِمتحاں گذرا

1

اے میری چشمِ نَم تیری تمنّا کو مُبارک ہو
کہ یادِ مصطفیٰ میں تجھ سے ہے سیلِ رواں گذرا

زباں قاصر بیاں سے ہے مجھے تسلیم ہے صآئمؔ
ہے نقش آنکھوں کی پتلی میں جو طیبہ میں سماں گذرا

# آپ ہیں

ناظر و نظیر آپ ہیں
رحمتِ قدیر آپ ہیں

تارے ہیں تمام انبیاء
نیّرِ مُنیر آپ ہیں

حاضر و حضور ہر جگہ
شاہد و بشیر آپ ہیں

اِبتدائے حرف آپ سے
مصدر و ضمیر آپ ہیں

1

نُور ہیں ملائکہ سبھی
نُور کا خمیر آپ ہیں

مانگ مت قلیل آپ سے
مالکِ کثیر آپ ہیں

صآئم آپ سا کہوں کسے
جبکہ بے نظیر آپ ہیں

# مصطفیٰ صلِّ علیٰ

میری زباں پہ مصطفیٰ صلِّ علیٰ کا نام ہے
میرا سجود ہے یہی میرا یہی قیام ہے

چُنتا ہُوں پھول نعت کے حق کی کتابِ پاک سے
میرے کلام کا جبھی سب سے جُدا مقام ہے

یُوحیٰ کی رمز نے کیا مجھ پر یہی ہے اِنکشاف
جو ہے کلامِ مصطفیٰ حق کا وہی کلام ہے

اُم الکتاب سب کی سب روشن ہے اُنکے ذِکر سے
جس بھی ورق کو دیکھیے نعتِ نبی تمام ہے

1

حق کے پیامبر بھی ہیں حق کا پیام بھی ہیں آپ
اُن کی زباں سے اُن کا ہی حق نے دیا پیام ہے

قالِ رسول نُور ہے آلِ رسول نور ہے
آلِ رسول پر جبھی نارِ سقر حرام ہے

صائمؔ وہ جاں ہیں جان کی رحمت ہیں دوجہان کی
اُن پر سدا درود ہو اُن پر سدا سلام ہے

# اُن کا کہاں ملے جواب

اُن کی مثال ہے کہاں اُن کا کہاں ملے جواب
میرے حبیبِ پاک ہیں ربِّ جلی کا اِنتخاب

اُن کیلئے بنائے ہیں، کون ومکاں خُدا نے سب
اُن ہی کے نام سے ہوا کون و مکاں کا اِنتساب

نسبت مِرے حضور سے قائم ہے جس کی ہو گئی
اُس کے لئے وِصال کا ہے یوم یومِ اِحتساب

جلوے خُدا کے جا بجا ظاہر کیے ہیں آپ نے
پھر بھی رُخِ حضور پر ستّر ہزار تھے حِجاب

کیسا بھی ہو بڑا کوئی کِتنا ہو پُر جفا کوئی
ہوگا لرزتا کانپتا اُن کے حضور باریاب

اَسریٰ کی شب حضور نے نورِ نظر سے نور نے
دیکھے خُدا کی ذات کے جلوے تمام بے حجاب

ہو گا نظامِ حشر کا میرے نبی کے ہاتھ میں
صآئم مجھے ہو کیوں بھلا محشر کے دِن کا اِضطراب

# تقدیر نرالی ہے

طیبہ کی ہواؤں کی تاثیر نِرالی ہے
محبوب کی گلیوں کی تنویر نِرالی ہے

شاہانِ زمانہ بھی ، دیکھے ہیں گدا اُن کے
طیبہ کے گداؤں کی تقدیر نِرالی ہے

جنت بھی فدا اُس پر ، قربان ہے کعبہ بھی
سرکار کے روضے کی کی توقیر نِرالی ہے

قرآن کی صورت میں اَلفاظ گئے ڈھلتے
سُلطان مدینہ کی تقریر نِرالی ہے

قیدی ہیں ملائک بھی مُرسل بھی اَسیر اُن کے
محبوب کی زُلفوں کی زنجیر نِرالی ہے

تکریمِ مصوّر کا عکّاس ہے ہر پہلو
بے مثل مُصوّر کی تصویر نِرالی ہے

روضے پہ نگاہیں ہیں، گلیاں ہیں مدینے کی
صآئم ترِے خوابوں کی تعبیر نِرالی ہے

1

# تشریف لے آئیں

اے ختم الانبیاء جانِ جہاں تشریف لے آئیں
بنی ہے زندگی کوہِ گراں تشریف لے آئیں

طبیبِ ہر دوعالم آپ کی ذاتِ گرامی ہے
ہے بڑھتا جارہا دردِ نہاں تشریف لے آئیں

جہاں نا مہرباں ہے کون سُنتا ہے صدا میری
مہر بانی کے بحرِ بیکراں تشریف لے آئیں

گِھرا ہوا ہوں مشکلوں میں اِس طرح کچھ بن نہیں پاتا
بڑا مشکل ہے دورِ امتحاں تشریف لے آئیں

بہر صورت ، بہر پہلو سجے ہیں پھول زخموں کے
مزیّن ہو چُکا دِل کا مکاں تشریف لے آئیں

ضمانت زندگی کی آپ کا تشریف لانا ہے
ہے ورنہ موت کا طاری سماں تشریف لے آئیں

خُدائے پاک نے صآئم ہے دی سرکار کو طاقت
وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں وہاں تشریف لے آئیں

1

# خدائی مل گئی ہے

خُدا کی سب خُدائی مل گئی ہے
مدینے کی گدائی مل گئی ہے

اسیرِ گیسوئے محبوب ہو کر
غمِ جاں سے رہائی مل گئی ہے

خُدا جانے کہاں پھرتا ہے واعظ
ہمیں تو رہنمائی مل گئی ہے

بحمد اللہ ، جنابِ پنجتن کی
مجھے مدحت سرائی مل گئی ہے

1

نہ کیوں قربان دِل سرکار پر ہوں
اُنہیں جب دِلرُبائی مِل گئی ہے

ہے ذِکر مصطفیٰ ہر دم زباں پر
بھلائی ہی بھلائی مل گئی ہے

خیالوں میں وہی رہتے ہیں صآئم
عجب یہ پارسائی مل گئی ہے

1

# درود پڑھتے ہیں

نبی پہ چاند ستارے درود پڑھتے ہیں
مَلک بھی سارے کے سارے درود پڑھتے ہیں

جہاں تو کیا ہے خُدا بھی ہے نعت خواں اُن کا
خُدا کے سارے نظارے درود پڑھتے ہیں

ہے حکم! صلوا علیہ وسلموا آیا
کتابِ پاک کے پارے درود پڑھتے ہیں

خُود آپ کان لگا کر حضور سُنتے ہیں
جہاں بھی آپ کے پیارے درود پڑھتے ہیں

1

رسولِ پاک بتاتے ہیں خُود صحابہؓ کو
فلاں غلام ہمارے درود پڑھتے ہیں

تمام درد زمانے کے دور ہوتے ہیں
کہ جب بھی درد کے مارے درود پڑھتے ہیں

کروڑ بار ہو صآئم سدا سلام اُن پر
یہ جن پہ شعر تُمہارے درود پڑھتے ہیں

1

# نور آپ سے

زندگی کا نُور آپ سے
زندہ ہیں شعور آپ سے

روشنی کی بھیک آج بھی
مانگتا ہے طُور آپ سے

منزلوں سے دُور ہو گیا
رہ گیا جو دُور آپ سے

آرزو ہے آج مانگ لُوں
آپ کو حضور آپ سے

مرکزِ مُراد آپ ہیں
مانگ لو ضرور آپ سے

بخشوالو عاصیو سبھی
آج ہی قصور آپ سے

صآئم اہتمامِ نعت میں
سب کا سب سُرور آپ سے

# جان آپ ہیں

زندگی کی جان آپ ہیں
رونقِ جہان آپ ہیں

اُن کا اُمّتی ہوں غم نہیں
رحمتوں کی کان آپ ہیں

آپ سے امان مانگ لو
مرکزِ اَمان آپ ہیں

حشر کا ہو خوف کیوں ہمیں
سب پہ مہربان آپ ہیں

ہم پہ ہو عذاب کس طرح
جب کہ درمیان آپ ہیں

رازقِ جہان ہے خُدا
اور میزبان آپ ہیں

صآئم اِنتہائے حُسن کی
ساری آن بان آپ ہیں

# دُعا دے رہا ہوں

کرم یا محمد ﷺ کرم یا محمد ﷺ
کرم کملی والے صدا دے رہا ہُوں
اُنہی کی عنائت کا مشکور ہُوں میں
اُنہی کے کرم کو دُعا دے رہا ہُوں

تصوّر ہو کیسے مِری چشمِ نم کا
تُجھے کیا پتہ میرے سوز و اَلم کا
فروزاں جو دِل میں شرارے ہیں غم کے
میں آہوں کی اُنکو ہوا دے رہا ہُوں

مدینے کی تصویر کیسے دکھاؤں ؟[1]
مدینے کے حالات کیسے بتاؤں ؟
وہاں اشک باری کا رہتا سماں ہے
تجھے بس میں اِتنا پتا دے رہاہوں

نہیں تابِ ہِجراں مدینے بُلالو
سنبھالو خُدارا مجھے اب سنبھالو
نہائت ادب سے اُنہیں پیش کرنا
جو پیغام بادِ صبا دے رہا ہُوں

مریں ہم مریں تو مدینے میں جا کر
ہمیں حشر میں سُرخُروئی عطا کر
شہیدانِ کربل کے تازہ لہو کا
تُجھے واسطہ یا خدا دے رہا ہُوں

مسلسل مِری بے کلی گھٹ رہی ہے
مُقدّر کی سب تیرگی چھٹ رہی ہے
رُخِ والضحیٰ کے تصوّر سے صآئم
شبِ تار غم کو ضیاء دے رہا ہوں

# پنجابی نعت

1

# اتھرو ڈھلے رہندے

جدوں بھانبڑ جُدائیاں دے مِرے دِل وچہ بلے رہندے
زمانے بھر دے غم سارے مِرے سِر توں ٹلے رہندے

جنہاں نوں تاہنگ لگ جاندی اے محبوباں دے ملنے دی
قیاماں تے سلاماں دے بہانے اوہ کھلے رہندے

سدا سرکار دی سَچّی حضوری وچہ اوہ رہندے نے
جنہاں دے پلک دی ہر نوک توں اَتھّرو ڈھلے رہندے

جو نقش پا مِرے محبوب دا اِک وار تک لیندے
اوہ پیراں وِچ رُلے رہندے' اوہ گھٹے وِچ رَلے رہندے

جنہاں نوں خون دِل دا، پانی ہنجواں دا سدا مل دا
خزاں وچہ اوہ بُوٹے آس دے پُھلّے پھلے رہندے

غنیمت نے اوہ سبھے بستیاں دُنیا دے تختے تے
جلا کے گھر جہناں وچہ ہین اِک دو دِل جلے رہندے

خُدا جانے سُکھاندا مچھّی نوں پانی کیویں صائم
ندی ہنجواں دی بن کے وی مِرے دیدے تلے رہندے

1

# نعت خواناں نے

محمد دے غُلاماں لین کی غیراں دے دَر جاناں
اُہدی نظرِ کرم ہونی مِری جھولی نے بھر جاناں

بڑے مجرم ہاں پر روزِ قیامت نعت خواناں نے
نبی دی نعت پڑھدے پڑھدیاں پُل توں گذر جاناں

مدینے والیا مرنا مِرا آسان ہو جاوے
نزع دے وقت ہتّھ آ کے مِرے سینے تے دَھر جاناں

طبیبو! اَگ نہیں بجھنی تُساں توں میرے سینے دی
میں جد روضے نوں ویکھاں گا مِرے سینے نے ٹھر جاناں

نال ایویں طعن کر اوہناں نبی دے سوہنے یاراں تے
جنہاں محبوب دے ناں توں فدا دِتّیاں نے کر جاناں

رسائی خشک زاہد دی نہیں اوتھے ہووندی ہرگز
درِ محبوب تے جانا تے لے کے چشمِ ترَ جاناں

مِرے محبوب نے خبرے کدوں آونا اے وَل میرے
اُڈیکاں کردیاں ای کردیاں صآئم نے مر جاناں

1

# نہ رہناں بادشہ کوئی

نہ رہناں بادشہ کوئی تے ناں کوئی گدا رہناں
مگر لنگر مِرے محبوب دا چلدا سدا رہناں

کِسے دے روکیاں رُکدے کدوں عاشق محمد دے
اَساں محبوب دے ناں توں سدا ہُندیاں فِدا رہناں

کئی سُلطان آئے آکے آخر ٹُر گئے ایتھوں
مِرے سُلطان دا جھنڈا ہمیشہ جُھلّدا رہناں

گُنہگارا! تِری بخشش دا بس اِکّو طریقہ اے
رسولِ پاک دے دربار تے گھلدے صدا رہناں

مدینے والیا تیرا مدینہ حشر تک وَسّے
مدینے پاک دی وچہ قبر دے گھلدے ہوا رہناں

رہوے قائم سدا تختِ رسالت آپ دا آقا
گھڑی پل میریاں اکھّاں دیوچ سرکار آ رہناں

مِنَ اللہ آکھ کے صآئم مَعَ اللہ آپ اَکھوایا
خُدا خُود چاہوندا نئیں یار دے کولوں جدا رہناں

# کملی والے دے در اُتے

کملی والے دے در اُتے گردن جھکا
تیری جھولی مُراداں تھیں بھر جائے گی
ربِّ عالم دا در ہے درِ مصطفیٰ
اوتھے تقدیر تیری سنور جائے گی

میرا محبوب جدھروں وی لنگھدا گیا
اوسے پاسے زمانے نوں رنگدا گیا
ٹکٹ اوہنوں وی جنت دا مل جائے گا
جنہوں مل اوہدی گردِ سفر جائے گی

جا کے طیبہ دے وِچ ترلے پوندی رہویں
کملی والے نوں رو رو مناوٗندی رہویں
ڈُبّ جاندی تکبرّ دی بیڑی سدا
جیہڑی ڈر جائے گی اوہو تر جائے گی

داج عملاں دا تیّار کردی رہویں
نال ہنجواں دے دامن نوں بھر دی رہویں
بھاویں کوہجی اے اوسے نُوں رُتبہ ملے
بن سہاگن پیا دے جو گھر جائے گی

جے توں لیناں اے کجھ سچی سرکار توں
جان کردے فدا سوہنے دِلدار توں
زندگی اوہنوں مل دی ہمیشہ دی اے
جیہڑی پہلوں مرن نالوں مر جائے گی

کتھوں تیکر اے محبوب دا مرتبہ
باہجھ رَبّ دے کسے نوں وی کجھ نئیں پتہ
اوتھوں تیکر ای بس ویکھ سکدا اے اوہ
جِتّھوں تیکر کسے دی نظر جائے گی

شعر کاہدے نے میرے تے کی شاعری
ایویں عادت جہی بن گئی اے دل لان دی
زندگی میری صآئم فراقاں دے وچہ
کجھ گذر گئی اے باقی گذر جائے گی

# جلوہ وِکھا جاؤ

مِرے محبوب دو گھڑیاں مِرے وَلّے وی آ جاؤ
مِرے اُجڑے ہوئے آساں دے گلشن نوں وسا جاؤ

جنہاں راہواں توں اونا جے میں صدقے اوہناں راہواں توں
نگاہواں میریاں نُوں نُور دا جلوہ وِکھا جاؤ

تُسیں مُختار عالم دے تُسیں آقا زمانے دے
ایہ بزم اپنے غُلاماں دی کرم کر کے سجا جاؤ

مِری تقدیر دی کشتی پھسی گرداب وچ آ کے
مِرے آقا نگاہِ لطف تھیں کنڈھے تے لا جاؤ

1

تُساں دا کی اے جاندا اَے حبیب ربّ دو عالم
مِرے ویہڑے چہ دو گھڑیاں کدی جے پیَر پا جاؤ

میں من دا ہاں کہ ویکھن دے نہیں لائق چشم صآئم دی
کدی سُفنے دے وچ آ کے مِری بگڑی بنا جاؤ

# نال لے جا

مدینے دے راہی میں تیرے توں صدقے
مِرے دردِ دِل دی صدا نال لے جا
مِرے اشک پلکاں توں پلکاں تھیں چُن کے
توں اکھیاندے شیشے چ پا نال لے جا

جے دِل تیرا رووے ناں جا کے مدینے
جے ناں چھیک پے جان درداندے سینے
خدا دی قسم درد جاگن گے آپے
مِری غم چ ڈبی دُعا نال لے جا

نصیباں چ نہیں جے مدینے چ رہنا
میں کی درداں ماری حیاتی توں لینا
جے نہیں جسم میرا اُہدے دَر دے لائق
مِری جان بہرِ خُدا نال لَے جا

مدینے چ جاکے نہ مغرور ہوویں
درِ مصطفیٰ تے ادب تھیں کھلوویں
توں روسکیں جِناں وی رج رج کے روویں
بس ایہہ نُسخہء کیمیا نال لے جا

تڑپ دا لرز دا تے فریاد کردا
رہویں رونا محبوبؐ دا یاد کردا
جے اوتھے وی دنیا دے غم آستاون
کِسے دل جلے توں دوا نال لے

1

جدوں چلّے اکھیاں چوں ہنجواں دے دھارے
گناہ سمجھیں ڈُھل گئے نے سارے دے سارے
سند مغفرت دی جے لینی ایں جا کے
تے جُرماں نُوں ہتھاں تے چا نال لے جا

نصیحت ناں صآئم دی راہیا بھلاویں
مناکے شفاعت توں ساڈی وی آویں
بڑے تینوں شیطان نے دینے چکر
وسیلہ ہُنے آپؐ دا نال لے جا

1

# کیہڑا اچھال جھل سکدا

مِرے محبوب دے جلوے دی ، کیہڑا اچھال جھل سکدا
مدینہ یاد آجاوے تے ہنجو کون ٹھل سکدا

جے دُکھ جاندے نہیں بیمارو تے منہ کر لئو مدینے نوں
مِری سرکار دے وانگوں شفاواں کون گھل سکدا

بنایا جے ناں ہُندا ، آمنہؓ دے لال نوں ربّ نے
کدی وی سلسلہ دنیا تے عُقبیٰ دا ناں چل سکدا

جویں حُکمِ خدا باہجوں ناں ذرے نوں مِلے حرکت
ایویں حُکمِ رسُولِ پاک بِن پتّہ نہیں ہل سکدا

مزہ تینوں یقیناً نجدیا اوندا عبادت دا
جے سِر تیرا درِ محبوب دی چوکھٹ نوں مَل سکدا

ہے تقدیرِ خدا ٹل جاوندی ولیاں نے دسیا اے
مگر فرمان آقا دا ناں ٹلیا اے ناں ٹل سکدا

مرِے محبوب دے فرمان دے باہجوں کدی صآئمؔ
ناں ڈُب سکدا اے سورج ناں ای ڈُب کے مُڑ نکل سکدا

# لاج رکھ لیناں

مِرے آقا مرِے غم دی صدا دی لاج رکھ لیناں
شہنشاہا ! کریما ، بے نوا دی لاج رکھ لیناں

غماں دا ماریا ہویا تِرے دربار تے آیاں
مِری فریاد میری التجا دی لاج رکھ لیناں

مِری جھولی وی خالی اے تے منگن دا وی وَلّ ناہیں
مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لیناں

خطاواں کیتیاں میں تیری رحمت دے سہارے تے
کرم دے مان تے کیتی خطا دی لاج رکھ لیناں

کرم دی سوہنیا ساڈے تے اج برسات ہو جاوے
اے زلفاں والیا کالی گھٹا دی لاج رکھ لیناں

سلامی مصطفیٰ نوں دے کے کیتی اے میں یا اللہ
کرم فرما کے صائم دی دعا دی لاج رکھ لیناں

# روشن نظارے

ایہہ سب جلوے ایہہ سب روشن نظارے
بنے صدقے میرے آقا دے سارے

میں اوہدی گردِ پا توں وار دیواں
چمکدا چن تے ہَسدے ستارے

خدا شاہد اوہ پیارے نے خدا دے
میرے محبوب نوں جو نے پیارے

جدوں وی وگڑ دی تقدیرِ عالم
اِشارا اوس دا پل وچ سنوارے

ہے شاہی اوس دی کون و مکاں تے
تے سورج مَنّ دا اوہدے اشارے

جو دامن چھڈ دیندے مصطفیٰ دا
اوہ کُونجاں وانگ کد رل دے نے ڈارے

نبی دی آل دی خیرات اُتے
پئے ہندے نے صآئم دے گذارے

# خدائی مل گئی اے

خدا دی سب خدائی مل گئی اے
محمد دی گدائی مل گئی اے

ہوا ٹھنڈی مدینے چوں ہے آئی
غمِ دل دی دوائی مل گئی اے

بحمد اللہ اوہدی نظرِ کرم تھیں
مصیبت چوں رہائی مل گئی اے

خیالاں نوں زمین و آسمان وچ
اُہدی جلوہ نمائی مل گئی اے

مِرے محبوب دے جو آشنا نے
اوہناں دی آشنائی مل گئی اے

کرم صآئم تے کی اے ہور ہونا
اوہدی مدحت سرائی مل گئی اے

# تیرے بنایاں بن دی اے

نال دُکھڑے سُنایاں بن دی اے
ناں سیس جُھکایاں بن دی اے
اے محبوباں دیا محبوبا
گل تیرے بنایاں بن دی اے

ایتھے گل ایک جلوہ ویکھن دی
اوتھے دو طرفہ دیداراں دی
اوہ طور اُتے گل نہیں بن دی
جو عرش تے جایاں بن دی اے

ایہہ منیاں حضرت عیسیٰ وی
انھیاں نوں بینائی دیندے سن
اَکھ نِکلی ہوئی قتادہ دی
لب پاک دے لایاں بن دی اے

سب سجّن میں ازما لئے نے
ہر پاسیوں دھکے کھا لئے نے
اے عرش تے جاون والڑیا
گل تیرے ای آیاں بن دی اے

گئی حدوں وَدھ بیماری اے
ہُن وقت نزع دا طاری اے
وگڑی ہوئی قسمت آخر تے
تیرے مُکھ دِکھلایاں بن دی اے

1

صآئم نے رورو ویکھ لیا
اکھیاں نوں دھودھو ویکھ لیا
پر آقا ٹکٹ مدینے دی
تِرے آپ بلایاں بن دی اے

1

# غم نے لکھّاں

کروڑاں آرزوواں غم نے لکھاں یارسول اللہ
میں کتھے سانبھ کے ایہناں نوں رکھاں یارسول اللہ

میں تاں دامن تُساڈے پاک در اُتے وچھایا اے
تسیں انھیاں نوں دے چھڈ دے اواکھّاں یارسول اللہ

زمانہ سمجھدا اے سب توں بھارے نے گناہ میرے
تے ہولا سمجھیا گلیاں دے ککھاں یارسول اللہ

ناں غم اوہناں نوں دنیا دا ناں ڈر اوہناں نوں محشر دا
جنہاں نوں تیریاں ہندیاں نے رکھاں یارسول اللہ

ناں منگے گا کدی صآئم کوئی نعمت زمانے دی
ترے دیدار دی لذّت جے چکھاں یارسول اللہ

1

# دنیانوں کی کرناں

اساں دنیا نوں کی کرنا تے کاروبار کی کرنا
نبی دا پیار ملیا اے کسے دا پیار کی کرنا

زمانہ جو وی کردا اے ستم چپ چاپ سہندے آں
اسیں تے وار جھل دے آں کسے تے وار کی کرنا

جے بیلے یار مل جاوے تے بیلا ودھ بہشتاں توں
جے گھر وچہ یار ناں آوے تے اوہ گھر بار کی کرنا

نبی دے پیاریاں یاراں دی یاری مل گئی سانوں
نبی دیاں منکراں تائیں بنا کے یار کی کرنا

سجا کے یار دی محفل مدینے پہنچ جاندے آں
اساں دیوانیاں تائیں کسے ہُشیار کی کرنا

توں واعظ جان دا مالک نہیں مَن دا کملی والے نوں
تیرے مسئلے نوں کی کرنا تِرا اِتبار کی کرنا

جو صآئم حاضر و ناظر مِرے آقا نوں نئیں مَن دا
اوہنے دوجگ دیوچہ محبوب دا دیدار کی کرنا

1

# آون بہاراں

میرے گلشن دے وچہ آون بہاراں
محمد ﷺ یا محمد ﷺ جد پکاراں

مِرا آقا اے قاسم نعمتاں دا
اوہدے در تے ناں کیوں دامن کھلاراں

مدینے پاک توں رُخ پھیر کِتھوں
دِلاں دا چین لیناں بے قراراں

نبی دے پاک دَر دی حاضری نوں
فرشتے آوندے بن بن قطاراں

جهدی آغوش وِچ آیا سی سوہنا
سلاماں اوس نوں لکھاں ہزاراں

ہجر دی اگ جس ویلے جلاوے
میں اوہدے ذکر تھیں سینے نوں ٹھاراں

میں اُس دے خُلق توں قربان صآئم
زمانہ موہ لیا جس دے پیاراں

1

# اِکو سہارا اے

غماں دیاں لگیاں ہویاں نے پالاں یارسول اللہ
میں کتھّے اپنے درداں نوں سنبھالاں یارسول اللہ

مِرا دِل چیر دے جاندے نے جو صدمات ہر ویلے
کیویں لفظاں دے وِچ اوہناں نوں ڈھالاں یارسول اللہ

مِرا دُنیا تے زِندہ رہن دا اِکو سہارا اے
تُسیں رہندے او میرے وِچ خیالاں یارسول اللہ

تُساڈے غم توں وَکھ جنےّ وی غم دُنیا دے اَوندے نے
تُساڈا نام لے لَے کے میں ٹالاں یارسول اللہ

تُسی او جان دے سب کجھ کویں دَم توڑ دِیتّا اے
لباں تے آن کے سارے سوالاں یارسول اللہ

ہنیرے جَد وی میرے دِل تے قبضہ کرن اَوندے نے
تُساڈے غم دِیاں بالاں مثالاں یارسُول اللہ

کرم کرنا خُدارا صآئمِ بدحال دے اُتے
ہے کرب حال دِتا میرے حالاں یارسُول اللہ

# غماں دا بھار

مِرے پلّے نے بس ہَو کے تے ہاواں یارسُول اللہ
خُدارا دینیاں مینوں پناہواں یارسُول اللہ

کدی تشریف لے آ ؤ تے مک جاون ایہہ دُکھ میرے
تُساں دیاں مَلّ کے بیٹھا ہاں راہواں یا رسُول اللہ

زمانہ گُذریا اے روز ایہو حال ہے میرا
بنا کے محل آساں دے میں ڈھاواں یارسُول اللہ

سوایا ہو کے مُڑ مینوں دَبائی جاوندا تھلّے
غماں دا بھار جنّاں وی میں لاہواں یا رسُول اللہ

مدینے پاک وچہ مر کے تے دفن اوتھے ای ہو جاواں
بس ایہو ہُن خُدا کولوں میں چاہواں یارسول اللہ

کرم صآئم تے فرماؤ تے اپنے کول بُلواؤ
نِبھانا ساتھ کد تیکر اے ساہواں یارسُول اللہ

# کرو نظرِ عنایت

نئیں جاندے ہجر دے صدمات جھلّے یارسُول اللہ
کرو نظرِ عنایت ساڈے ولّے یارسُول اللہ

تُساڈی یاد وِچ روندا تڑپدا رات دِن رہنّاں
عمل کوئی سِوا اِس دے نہیں پلّے یارسُول اللہ

مدینے پاک ولوں پھر بلاوا آیا نئیں مینوں
کئی پیغام دُکھّاں دے میں گھلّے یارسُول اللہ

بتھیرا روک دارہنداہاں دِل بے تاب و مضطرنوں
ناں پر پلکاں توں جاندے اشک ٹھلّے یارسول اللہ

تِرے باہجوں سہارا ہور نئیں کوئی نظر آوندا
میں سجّن ویکھ لئے نے کلّے کلّے یارسول اللہ

تِری کملی دے بیٹھاں چَین تے آرام پوندے نے
فقیرو بے نوا کملے تے جھلّے یارسُول اللہ

تمنّا آرزو تے التجا ایہو اے صآئم دی
لکاوٗنا حشر نوں کملی دے تھلّے یارسول اللہ

# مُک گئی اے

ساہ مُکدے مُکدے مُک گئے نے
جند مُک دی مُکدی مُک گئی اے
آہُن تے میریا محبوبا
آجان لباں تے رُک گئی اے

سُورج دے چڑھیاں پتّھر تے
جویں قطرہ رہ جائے شبنم دا
اِنج اتھرو اے اکھ پتھرائی وچ
ہنجواں دی ندی اج سُک گئی اے

1

جے ہُن محبوبا آونا نئیں
جے ہُن جلوہ دِکھلاؤنا نئیں
وِچ قبر دے لاجاں رکھ لیناں
آ موت تے سر تے ڈُھک گئی اے

بند کردے لوکی اکھیّاں نُوں
میں اجے وی تاہنگاں رکھیّاں نے
مِرے من دا منکا پِھر دا اے
ڈھل منکا گردن جُھک گئی اے

سب وہم کِتھائیں نس گئے نے
ہُن عشق دے کُنڈے پھس گئے نے
انج لگدا میرے سینے وچ
تِرے پیار دی کِلی ٹُھک گئی اے

میں بے کس تے لاچاری وی ہاں
میں صآئم اوگنہار وی ہاں
مِنوں خاک دے اندر رُل دے نوں
بس نعت نبی دی چُک گئی اے

# آپے آجاندا

مِل پیندا اے دلبر جس ویلے
لُوں لُوں وِچہ عشق سما جاندا
جد دِل دا صاف مکان ہووے
گھر والا آپے آجاندا

اوتھے نُور خُدا دا ورھدا اے
اوتھے عرش دی سجدے کردا اے
محبوب میرا جس گھر دے وچ
اِک واری پھیرا پاجاندا

1

آ مستیاں جان ہواواں وچہ
رچ مہکاں جان فضاواں وچ
گُلشن وِچ سوہنا اِک واری
جد زُلفاں نوں لہرا جاندا

جیہڑا جان سجن توں وار دوے
جو جان دی بازی ہار دوے
کدی موت کولوں اوہ نہیں مردا
مِل ایسا جام بقا جاندا

لکھ ترلے منتاں پوندا رہو
سو واری نِیر بہاؤندا رہو
اوہ اگ نئیں بجھ دی ہنجواں تھیں
جیہڑے بھانبھڑ عشق مچا جاندا

1

چھڈ کھیہڑا یار طبیباں دا
کردا رہو ذکر حبیباں دا
جد سب حداں نوں توڑ دوے
بَن اودوں درد دوا جاندا

کی کھاناں تے کی پیناں ایں
مر مر کے صآئم جینا ایں
فِر کھاون پیون بُھل جاندا
جدوں غم سجناں دا کھا جاندا

1

# آجاؤ میرے آقا

آجاؤ میرے آقا، مولا میرے آجاؤ
اُجڑی ہوئی آساں دی ، اج جھوک وسا جاؤ

سب آگئے نے مستانے رل بیٹھے نے دیوانے
مازاغ نگاہواں دا اِک جام پلاجاؤ

اکھیاں نے اُڈیک رہیاں سرکار سواری نوں
والّیل دی لٹ چاکے اِک جھلک وِکھا جاؤ

منگتے وی تساڈے ہاں محفل وی تساڈی اے
سب جھولیاں بھر جاؤ محفل وی سجاؤ

گھر بار تے کی آقا جند جان بھی وار دیاں
اِک وار جے گھر میرے اِک جھاتی پا جاوٗ

درداں دی دوا بن کے مرضاں دی شفا بن کے
بیمارِ محبت دا ہر درد مِٹا جاوٗ

عملاں توں مِرے آقا جھولی اے مِری خالی
وِگڑی ہوئی صآئم دی قسمت نوں بنا جاوٗ

1

# محمد دا سوالی

اوہدی جھولی کدی رہندی نہیں خالی
جو ہے میرے محمد ﷺ دا سوالی

ایہہ منیاں رب نے ہے گُلشن سجایا
مِرا محبوب پر ایہدا ہے مالی

کِسے وی حال دے اندر خُدا نے
کوئی وی گلّ نہیں سوہنے دی ٹالی

اوہدے ارشاد توں قربان کردے
تمامی فلسفے رازی غزالی

زمانہ کی اے بس جلوے نے اوہدے
سِوا اوہدے ہے سب نقشِ خیالی

اوہدے متّھے دا ڈھلکے نُور چن وِچ
شفق وچ اوہدے رخساراں دی لالی

مِلے صآئم صِلہ نعتِ نبی دا
کرن منظور جے ہنجواں دی ڈالی

# خیر پا دین گے

کملی والے جے ہویا نہ تیرا کرم
غم جدائیاں دے مینوں جلا دین گے
خیر ملیا جے نہ تیرے دربار توں
تیرے منگتے ایہہ کِتھے صدا دین گے

شاہا مالک ایں ہر اک خزانے دا توں
مان رکھناں ایں اپنے بگانے دا توں
جھولیاں بھردے سخیا غریباں دیاں
تیرے دستِ کرم نُوں دُعا دین گے

کیوں ڈراں میں طُوفاناں دے گھیرے دیو چہ
چن عربی چڑھے گا ہنیرے دے وچ
رحم دِل نے بڑے ای میرے مُصطفیٰ
پُور بنّے غریباں دا لادین گے

ایہہ تے منیا کہ مجرم ہاں سب توں بڑا
پرناں مُنکر نکیراں توں مینوں ڈرا
نام لیوا ہاں نبیاں دے سردار دا
کیویں مینوں فرشتے سزا دین گے

کاہدا محشر تے محشر دی سختی دا ڈر
ایتھے گل نہ حساباں کتاباں دی کر
جیہڑے دُنیا دے وچہ کم آئے سدا
کیویں محشر چہ تینوں بھلا دین گے

1

ساری دُنیا دے مالک نبی آپ نے
سارے سخیاں دے داتا سخی آپ نے
خُود بُلا کے گداواں نوں دربار تے
کیویں خالی اوہ دَر توں اُٹھا دین گے

لائی رکھ تاہنگاں صآئم مدینے دیاں
عرشِ اعظم تے جنّت دے زینے دیاں
اِک نہ اک روز تے رحم آجائے گا
اِک نہ اِک دِن تے اوہ خیر گے

1

# شاہِ مدینہ

بھنور وِچ ڈولدا میرا سفینہ
کرم دی اِک نظر شاہِ مدینہ

مِلے سب کجھ تِری عظمت توں آقا
جے سَر وارن دا آجاوے قرینہ

اوہدا ہمسر پیا بن دا ایں واعظ
جہدا ہمسر کوئی مُرسل، نبی ناں

اوہدے ناں توں کمینے لوک سڑ دے
جہدا ناں لیندیاں ٹھردا اے سینہ

کدوں فِر نور دے مِل دے نظارے
جدوں بھر جاوندا دل وچ ہے کینہ

مِرا محبوب جد ہویا سی پیدا
مِلی ہر ماں نوں اولادِ نرینہ

کدوں ہووے گا حاضر فیر آقا
تِرے دَر تے تِرا صآئم کمینہ

1

# چُھپا لین گے

ذِکر کر دے رہوؤ میرے محبوب دا
دَرد آپے ای راہواں بنالین گے
کالے دفتر ناں عیباں دے ویہندے رہوؤ
کالی کملی چہ آپے چُھپا لین گے

گھلّو ہَوکے تے ہاواں مدینے دے وَل
لائی رکھو نگاہواں مدینے دے وَل
رکھدے لاجاں سدا جو غریباں دیاں
اوہ مدینے وی اِک دِن بُلالین گے

روک واعظ ناں سوہنے دے دربار توں
سانوں منگن دے نبیاں دے سردار توں
ڈُبدے سُورج نوں پِچھے جنہاں موڑیا
ساڈے لیکھاں دا سُورج چڑھا لین گے

1

ویکھ دُکھاں نوں ایویں ہیں ڈر دا پیا
کملی والے نوں فریاد اپنی سُنا
رحمتِ دوجہاں ہے لقب آپ دا
ہر مُصیبت توں تینوں بچا لین گے

کرم کِناں ایں اُمت تے سرکار دا
کوئی حامی تے دردی نہیں سوہنے جیہا
پھیر جاون گے جنت دیوچ مصطفیٰ
ساری اُمّت نوں پہلوں چُھڑا لین گے

یاد سوہنے دِی صآئم منا ندا رہویں
نعت پڑھدا تے اتھرو بہاندا رہویں
دَرد دِل دے ہمیشہ جگاندا رہویں
درد جاگے تے قسمت جگا لین گے

# تضمین

## برشعر حضرت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ عالم پوری

جوہر عرض وجود خلائق اصل اُصول کمالی
اُمت خیر اُمم دا والی نام محمد عالی

اوّل ، آخر ، ظاہر ، باطن ، نور ظہور مثالی
سب توں سوہنا سب توں اعلیٰ سب توں اَرفع عالی

پتّہ پتّہ پتا اوسے دا پُچھے باد صبا نوں
ڈالی ڈالی جھک گئی اوہنوں پیش کرن لئی ڈالی

ہر شَے لے کے اللہ کولوں سب نُوں ونڈ دا سوہنا
نبی، پیمبر، مُرسل، سارے اُسدے ہَین سوالی

جو کُجھ منگیا مدنی ماہی رب کولوں سو پایا
اِک وی گل محبوب اپنے دی رَب کدی نہیں ٹالی

اس دُنیا دے گُلشن اندر کدی بہار ناں آوندی
کملی والا جے ناں ہُندا اِس گلشن دا مالی

کُل جہاناں دے لئی سوہنا رحمت بن کے آیا
کُل جہاناں نالوں اُچّی اُسدی شان نرالی

اِک اِک نکتے وچوں اوہنے سو سو نکتے کھولے
اُمّی لقب اِمام فصیحاں صُورت بھولی بھالی

سب توں اُچیاں شاناں والے اُسدے گولے بردے
سب قوماں توں اُس دی اُمّت افضل اعلیٰ عالی

1

عرش معلیٰ نالوں اعلیٰ اُس دا گُنبد خضریٰ
تاریاں توں ودھ چمکے اوہدے حجرے پاک دی جالی

اسریٰ دی شب بِناں حجابوں ربّ دیدار کرا کے
دونویں عالم جھولی پائے یار دی مُکھ وکھالی

تاریاں نوں چمکارے دیوے اُس دا پاک پسینہ
سُرخیاں ونڈے پھُلاں تائیں لب اوہدے دی لالی

کِس دے نال دیاں تشبیہاں کِس تھیں دیاں مثالاں
ربّ اوہ سچا ای توڑیا جِس وچ صورت اوہدی ڈھالی

اُس دے آیاں ظُلم ستم دے ہوگئے دور ہنیرے
ایسی شمع محبت والی پاک نبی نے بالی

کیوں ناں ساڈے گُلشن اندر ڈیرے لَون بہاراں
کملی والا کردا ایہدی ہر ویلے رکھوالی

ازمیشاں وِچ پے کے قوماں رُتبے پَون اُچیرے
سونا جدوں وی کندن بن دا ، بن دا وِچ گُٹھالی

جَد وی اُمّت اوہدی اپنے پیَروں ہلّن لگی
اوہدے لطف کرم نے آپے فوراً آن سنبھالی

ناں کُجھ خوف ناں ڈراے سانوں کِسے وی جابر کولوں
ساڈی راکھی کرے ہمیشہ دو عالم دا والی

پاک عرب دی پاک زمین دے صدقے اے محبوبا
دیس مِرے دی ہر نعمت تھیں بھردے جھولی خالی

کالیاں زُلفاں والیا! دھو چھڈ میرے دفتر کالے
سُنیاں ! لوے چُھپا مُنہ کالے تیری کملی کالی

محبوبا ! نہیں تیرے لائق وِنگیاں سِدھیاں لیکاں
حال تِرے دا حال کی دسن میرے اکھّر قالی

یاد تِری دا دِیوا دِل وِچ تاں میں بالی رکھاں
کالی رات جُدائیاں والی جاوے گذر سوکھالی

اِک غلام نکمّا جیہا ! ہاں تیرا محبوبا
ناں رومی ، ناں جامی سعدی ، ناں اقبال غزالی

تیری شان دے لائق کِتھے میریاں ایہہ تصنیفاں
تیری شان دے لائق کِتھّے میرے نقش خیالی

تیری شان خُدا دی شانوں نُور خُدا دے نوروں
ہر فیضان دا مرکز محور ، تیرا فیض کمالی

میریاں ساریاں عیب ثواباں توں واقف تُوں شاہا
پھِر وی رحم تِرے لج پالا کیتی اے لجپالی

تیرے کولوں جُرماں تائیں کیویں چُھپا کے رکھّاں
جد کہ تیرے اگے خُود ہی جرم ہُندے اِقبالی

سوسو واری صدقے جاواں نام تیرے دے اُتّوں
جَد وی کوئی مُشکل آئی نام تیرے نے ٹالی

تیرے رُعب تہوّر کولوں کنب دے جابر سارے
مسکیناں نوں سینے لاوے تیری شان نرالی

بوجہلاں دیاں آکڑ خانیاں رَدّ ہوون در تیرے
در تیرے تے قیمت پاوے سوز گداز بلالی

تیری ذات اے پاک منزّہ ہر نقصوں ہر عیبوں
تیرے تیکر پہنچ نئیں سکدی گُستاخی تے گالی

نظم طویل گئی ہو صآئم آکھن یار پیارے
لکھّاں جذبے مچل رہے نے میرے دِل وچہ حالی